


پرسکون۔ جب تک تم اسے کھولو نہیں۔ — خ۔

اگر یہ تمہیں مل جائے تو واپس کر دینا۔ سرپرائز کے بغیر: اس کے مالک کو۔




یہ مہر اس چیز کی علامت ہے جو صرف کہانی میں ہوتی ہے۔ اصلی ڈریگن نہیں ہوتے اور پارسل اڑ کر واپس نہیں آتے۔ اصلی پارٹی کے لیے آخری صفحہ دیکھو۔ — خ۔

نامکمن ڈیلیوریاں · 5

# ایک کیک، ہم دو

LinguAula




(گُنی کی ڈائری)

سائز XL · تصویری ناول · +۱۳

ناممکن ڈیلیوریاں · 5
ایک کیک، ہم دو

پانچویں کتاب۔ اس سے پہلے کی کتابیں: «یہ پارسل کاٹتا ہے»، «گرج سے پہلے نہ کھولیں»، «واپس بھیجیں، پلیز» اور «یہاں نہیں، ریزہ!»

متن اور تصاویر: LinguAula

اردو ایڈیشن: LinguAula

سائز XL · تصویری ناول · +۱۳

پہلا ایڈیشن: 2026

© 2026 LinguAula · info@linguaula.com

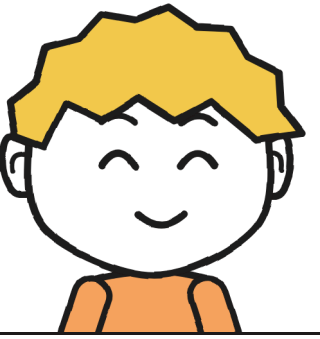
اسے آزادانہ فوٹو کاپی کیا جا سکتا ہے، کلاس کے لیے بھی اور گھر کے لیے بھی۔

فونٹس: Noto Sans Arabic، Baloo Bhaijaan 2، Aref Ruqaa، Andika، Patrick Hand، Caveat، Courier Prime (لائسنس SIL OFL)۔

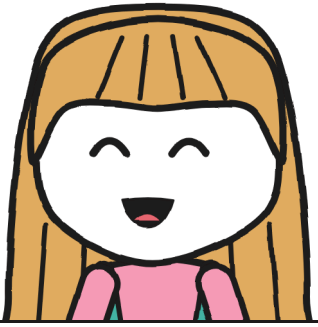
ہر باب کی مشق linguaula.com پر کریں

اس کتاب کو لکھتے ہوئے لسی کیک کو چوٹ نہیں آئی۔ دو ٹکڑے ہوا، ہاں۔ — خ۔

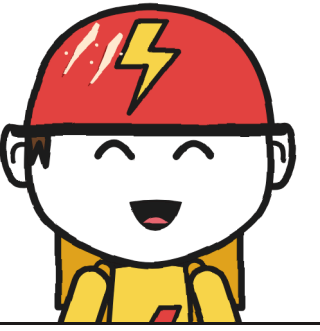
# کون کون ہے



گُنی۔ ہفتے کے دن کا ڈیلیوری بوائے۔ یہ ڈائری اسی کی ہے۔ ایسے پرسکون شامیں پسند ہیں۔



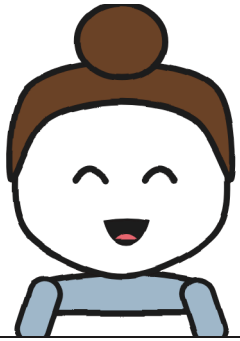
خولیتا۔ ہرے رنگ سے لکھتی ہے اور «خ.» لکھ کر دستخط کرتی ہے۔ ایسے میوزک والی پارٹیاں پسند ہیں۔ اور سرپرائز بھی۔



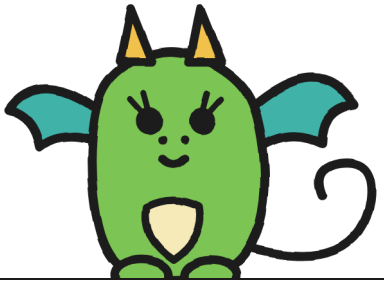
ٹونیو۔ «برق» کے لیے ڈیلیوری کرتا ہے، دس منٹ میں یا مفت۔ وہ دھوکے ڈیلیور نہیں کرتا۔



مارا۔ «ناممکن ڈیلیوریاں» کی مالکن۔ جادوگرنی والی ٹوپی پہنتی ہیں۔ جتنا کہتی ہیں، اس سے زیادہ جانتی ہیں۔



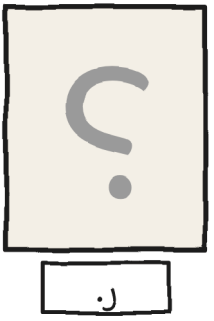
ایلیسا۔ محلے کی بیکری والی۔ ان کے پاس ایک اوون ہے اور دو ہاتھ۔



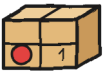
ریزہ۔ ڈریگن کی بچی۔ ویرا کے ساتھ رہتی ہے۔ اسے موم بتیاں پسند ہیں۔ حد سے زیادہ۔




پارسل نمبر ۵۔ باہر سے سب جیسا۔ لیبل پر لکھا ہے: جہاں سما جائے وہاں لگائیں۔




ر. کی طرف سے وہ پارسل آتے ہیں جنہیں کوئی پہنچا نہیں پاتا۔ ر. کا نام کوئی نہیں لیتا۔



باب 1

# دو دعوت نامے

ڈائری نمبر ۴ ایک سوئی ہوئی چپل پر ختم ہوئی، اور کسی ڈائری کے لیے اس سے اچھا انجام مجھے نہیں سوجھتا۔ نمبر ۵ گلابی ہے۔ اسٹرابیری گلابی، کیک کی آئسنگ جیسی، ایک کونے میں دکان کی مہر کے ساتھ۔ مارا نے اسے ہفتے کی صبح کاؤنٹر پر رکھ دیا، کچھ کہے بغیر، اور سیاہی کی بوتلیں سیدھی کرنے لگیں، اتنی توجہ سے جتنی کی انہیں ضرورت نہیں تھی۔ یہ ان کا نہ دیکھنے کا طریقہ ہے۔

پہلے صفحے کے لیے میں پورا ہفتہ لفظ آزماتا رہا تھا۔ نمبر ۲ پر میں نے لکھا تھا «سرکاری»؛ نمبر ۳ پر «خفیہ»؛ نمبر ۴ پر «حتمی»۔ شاید مجھے تالے والے لفظوں سے کچھ لگاؤ ہے۔ اس بار ڈھونڈنا نہیں پڑا: لفظ خود آ گیا، جیسے وہ چیز آ جاتی ہے جو آدمی کئی دن سے چاہتا ہو اور اسے پتا نہ ہو۔

اوپر میں نے لکھا ڈیلیوری ڈائری ۵، گُنی کی، جیسا کہ لکھا جاتا ہے۔ اس کے نیچے، آہستہ آہستہ، تازہ تراشی ہوئی پنسل سے، ایک ہی لفظ:

پرسکون۔

ندائیہ نشان کے بغیر۔ ایک پرسکون ندائیہ نشان تو تضاد ہوتا، اور تضادات سے میں احتیاط کرتا ہوں۔

خولیتا کاؤنٹر کے دوسری طرف جھکی ہوئی تھی، سر ایک طرف کو، جیسے کوئی طوطا ریڈیو سن رہا ہو۔ اس نے مجھ سے ڈائری نہیں مانگی۔ ضرورت ہی نہیں تھی: وہ الٹی بھی اتنی ہی تیزی سے پڑھ لیتی ہے جتنی سیدھی، اور کہیں زیادہ بے باکی سے۔

«پرسکون،» اس نے کہا، لفظ سے، مجھ سے نہیں۔

اس نے ہرا مارکر نکالا، جو اب مشکل سے لکھتا تھا، ایک انگلی سے ڈائری اپنی طرف کھینچی اور نیچے لکھ دیا:

«پرسکون» وہ لکھتا ہے جسے پتا نہیں کہ آگے کیا آنے والا ہے۔ — خ.

میں نے اسے تین بار پڑھا، وہ جگہ ڈھونڈتے ہوئے جہاں وہ غلط تھی۔ مجھے نہیں ملی، اور مجھے اس کی اتنی فکر نہیں ہوئی جتنی ہونی چاہیے تھی۔

جو اس ڈائری تک پچھلی ڈائریوں سے گزرے بغیر پہنچے، اس کے لیے: دکان کا نام «ناممکن ڈیلیوریاں» ہے اور یہ مارا کی ہے، جو جادوگرنی ہیں، بنفشی ٹوپی پہنتی ہیں، اور ان کی ایک مہر ہے جو لگتے ہی بجھی ہوئی موم بتی کی بو والی چنگاریاں چھوڑتی ہے۔ بائیں طرف کے شیلف پر وہ واپس شدہ پارسل رکھتی ہیں، یعنی وہ پارسل جنہیں کوئی ڈیلیور نہیں کر سکا، اور سب ر. نے بھیجے ہیں۔ جسے پارسل ملے وہ اگر لیبل پر نہ مٹنے والی سیاہی سے دستخط نہ کرے تو صبح ہوتے ہی پارسل اڑ کر اپنے شیلف پر واپس چلا جاتا ہے۔ بیس تھے۔ خولیتا اور میں نے چار ڈیلیور کیے ہیں: ڈریگن کا ایک انڈہ، ٹانگوں والے بیج، ایک گھنٹی اور آمد کا ایک سامان۔ دیوار پر ہرے حروف میں لکھا ہے باقی ۱۶۔

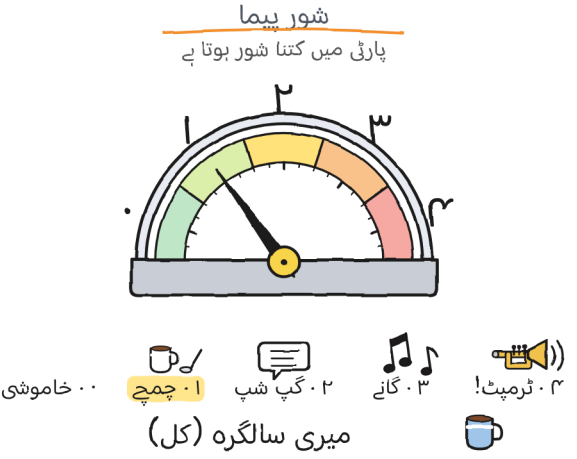
کل، جمعہ سولہ تاریخ کو، میری سالگرہ تھی۔ میں نے گھر پر منائی، امی کے ساتھ: لیموں کا کیک، دو پیالے، اور کسی نے گانا نہیں گایا۔ بالکل ٹھیک رہی۔

گانے والی بات کی وضاحت چاہیے، کیونکہ میرے گھر میں یہ بھول نہیں، معاہدہ ہے۔ امی نے ایک دن پہلے مجھ سے پوچھا تھا، ہاتھ میں روٹی کاٹنے کی چھری لیے: «گاؤں یا نہ گاؤں؟» میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے ایسے سر ہلایا جیسے

کوئی دستخط کرتا ہے، اور نبھایا بھی۔ کیک انہوں نے چار برابر ٹکڑوں میں کاٹا، دو ابھی کے لیے اور دو بعد کے لیے، اور بہت دیر تک بس ایک چھوٹے چمچے کے پیالے سے ٹکرانے کی آواز آتی رہی، فریج کی آواز، اور بہت دور ایک بس۔ شام کی سب سے اچھی بات یہ تھی کہ بس کی آواز سنائی دیتی تھی۔

خولیتا کا تحفہ میں آگے بتاؤں گا۔ اس کی اپنی جگہ بنتی ہے۔

سالگرہ کو ٹھیک طرح سے درج کرنے کے لیے اس رات میں نے ایک آلہ ایجاد کیا۔ یہ میری زندگی کا چوتھا ہے، لرزہ پیما، سرخ پیما اور یہاں پیما کے بعد: ایک ڈائل اور اس پر سوئی، گھڑی جیسی، اور پانچ نشان۔ صفر، خاموشی۔ ایک، چمچے۔ دو، گپ شپ۔ تین، گانے۔ چار، ٹرمپٹ۔ میں نے اس کا نام رکھا شور پیما، «پارٹی میں کتنا شور ہوتا ہے»، سوئی کو ۱ پر رکھا اور نیچے ایک چھوٹا پیالہ بنا دیا، جو میرا تھا۔




خولیتا نے اجازت لیے بغیر صفحہ پلٹا، ڈائل دیکھا، پیالہ دیکھا اور مشکل سے لکھنے والے مارکر سے لکھا:

۱ پر سالگرہ سالگرہ نہیں ہوتی۔ وہ شام کی چائے ہوتی ہے۔ — خ۔



اس نے مارکر بند کیا، کہنیاں کاؤنٹر پر ٹکائیں اور ایسے بولی جیسے کارروائی کا ایجنڈا پڑھ رہی ہو:

«بدھ اکیس تاریخ کو میری سالگرہ ہے۔ اور ہم نے وعدہ کیا تھا کہ مل کر منائیں گے۔»

«اکیس کے بعد،» میں نے کہا۔

«ہفتہ چوبیس تاریخ۔ پانچ بجے۔»

«پانچ بجے۔»

ہم دونوں نے لکھ لیا۔ میں نے پنسل سے، گلابی ڈائری میں؛ اس نے ہرے رنگ میں، اپنی چھوٹی کاپی میں، جسے اس نے پورے بازو سے ڈھانپ لیا، جیسے امتحان کا پرچہ ڈھانپتے ہیں۔ میں نے اپنی کہنی سے ڈھانپی۔ پیچھے مارا نے ایک کاغذ پر مہر لگائی اور چنگاریاں اڑیں، بجھی ہوئی موم بتی کی بو کے ساتھ، اور ہم میں سے کسی نے سر نہیں اٹھایا، حالانکہ چنگاریوں کی بو آتی ہے۔ ہم کاؤنٹر کے دو کونوں پر رہ گئے، ایک طرف کو اور آدھے پیٹھ پھیرے، دو لوگ جو ایک ہی تاریخ لکھ رہے تھے جیسے ہر ایک اس کا مالک ہو۔

کسی نے اور کچھ نہیں کہا۔ اب مجھے عجیب لگتا ہے کہ دو لوگ جو ابھی ابھی کسی بات پر راضی ہوئے ہوں، اپنا لکھا چھپائیں۔ تب مجھے لگا کہ لکھنا تب اچھا ہوتا ہے جب کہنی اپنی جگہ پر ہو۔

مجھے پہلے ہی پتا تھا کہ پارٹی کیسی ہوگی۔ خولیتا کو بھی۔

میں جو جانتا تھا، وہ یہ ہے۔

خولیتا کو ایک پرسکون شام چاہیے۔ وہ ہمیشہ بھاگتی رہتی ہے، وقت ناپتی ہے اور سوال پوچھتی ہے، اور جب آخرکار ٹھہرتی ہے تو اس کے پاؤں سے پتا چل جاتا ہے، جو کہیں اور جا رہا ہوتا ہے۔ نہر کے کنارے پیدل پل کے بنچ پر شام کی چائے، بغیر شور کے، ایک تھرموس اور ایک چھوٹے کیک کے ساتھ، اس کے لیے اچھی رہتی۔ مجھے وہ بنچ معلوم ہے۔ اس کا ایک تختہ ڈھیلا ہے جو سرے پر بیٹھنے سے ہلتا ہے، اور یہ محلے کا واحد بنچ ہے جہاں سے کوئی دکان نظر نہیں آتی۔ میں وہاں جاتا ہوں جب مجھے چاہیے ہوتا ہے کہ کچھ نہ ہو۔

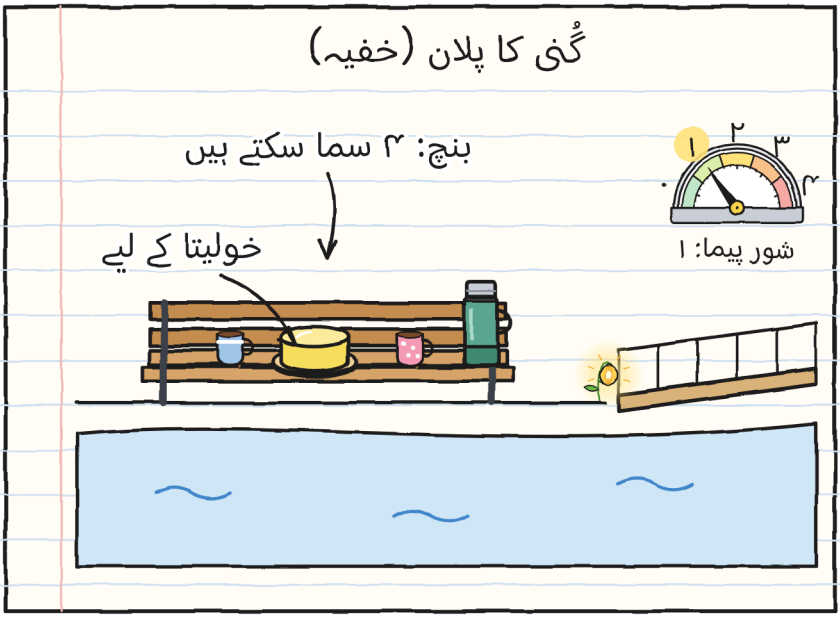
یہ ایک سرپرائز ہوتا۔ اسے کچھ تیار نہیں کرنا ہوتا۔ بس آنا ہوتا۔ مجھے یہ سب سے اچھا تحفہ لگا: وہ جو محنت نہیں مانگتا۔

میں اس سے پوچھ سکتا تھا۔ میں نے سوچا بھی، کاؤنٹر کے پاس کھڑے ہو کر، پنسل ہوا میں لیے: «خولیتا، کیا تمہیں بغیر جلدی کی ایک شام اچھی لگے گی؟» مگر سوال کا جواب ہوتا ہے، اور جواب نہیں بھی ہو سکتا۔ نقشہ جواب نہیں دیتا: وہ کاغذ پر پڑا رہتا ہے، ساکت، انتظار کرتا ہوا، جو میری بنائی ہوئی تقریبا ہر چیز کو سب سے اچھی طرح آتا ہے۔

میں نے اسی صبح اگلے صفحے پر اسے بنایا: بنچ، پیدل پل کے دامن میں چھوٹی اسٹریٹ لائٹ، ایک کیک، دو پیالے اور تھرموس۔ دکان آتے ہوئے میں نے بنچ ناپا تھا۔ اس پر چار سما سکتے ہیں۔ اوپر میں نے لکھا گُنی کا پلان (خفیہ)، تاکہ اگر کوئی شک باقی ہو تو یہ صاف رہے کہ راز کس کا تھا۔

خولیتا کے بارے میں مجھے اگلے جمعے تک پتا نہیں چلا۔ آگے والا صفحہ میں نے نہیں لکھا: اس نے لکھا، بعد میں، میری ڈائری میں، اور میں نے اسے وہیں رہنے دیا جہاں اس نے رکھا تھا، میرے صفحے کے بالکل ساتھ۔ اسے وہیں ہونا چاہیے۔

*میں یہ جانتی تھی۔ لنی کو ایک اصلی پارٹی چاہیے، میونخ کے ساتھ، جانے اسے خود پتا نہ ہو۔ اگر میں اس سے پوچھوں گی تو وہ کہے گا نہیں۔ اس لیے میں اس سے نہیں پوچھتی۔ — خ۔*




جھنڈیاں اس نے ایک ایک کر کے بنائیں، ایسے صبر سے جو میں نے اس میں کبھی نہیں دیکھا تھا۔



دوپہر کو ٹونیو ایک ڈیلیوری سے لوٹا۔ اس نے سائیکل دروازے پر چھوڑی، ہیلمٹ اتارے بغیر اندر آیا اور اپنے ڈبے پر بیٹھ گیا، جہاں وہ «فی الحال» بیٹھتا ہے۔ میرے پاس صبح سے چار نیلے لفافے تھے، پنسل سے لکھے ہوئے، میری سب سے اچھی لکھائی میں اور ہاتھ کنارے پر ٹکا کر تاکہ دھبہ نہ لگے، اور خولیتا پیچھے ٹیپوں کی دراز میں کچھ ڈھونڈ رہی تھی۔ میں نے حساب لگایا کہ میرے پاس دس سیکنڈ ہیں۔

«یہ لو۔» میں نے اسے چاروں لفافے دیے۔ «ایک تمہارا ہے۔ باقی مارا، ویرا اور فلورا کے لیے۔ یہ خولیتا کے لیے سرپرائز ہے۔ اسے مت بتانا۔»

«سرپرائز تو میں سنبھال کر رکھتا ہوں،» ٹونیو نے کہا۔

اس نے یہ اسی آواز میں کہا جس میں وہ «موصول ہوا» کہتا ہے۔ اس نے لفافے بنا دیکھے بستے میں رکھ لیے، اور میں نے سوچا: کتنی خوش قسمتی ہے، ایک ڈیلیوری والا جو پڑھتا نہیں کہ کیا بانٹ رہا ہے۔

اس کے بعد جو ہوا وہ مجھے ٹونیو نے جمعے کو بتایا، وقت کے ساتھ، کیونکہ ‹برق› میں وقت آدھی کہانی ہے۔ میں کھانا کھانے جا چکا تھا جب خولیتا ربڑ بینڈ میں بندھی ہرے لفافوں کی گڈی لے کر اس کے ڈبے کے پاس آئی۔ نو تھے۔ ٹونیو نے انہیں دو بار گنا۔

«ایک تمہارا ہے۔ باقی مارا، ویرا، فلورا، ایلیسا، انٹونیو صاحب، زوئی، برونو اور جوتوں کی دکان والی کے لیے ہیں۔ یہ گُنی کے لیے سرپرائز ہے۔ اسے مت بتانا۔»

«سرپرائز تو میں سنبھال کر رکھتا ہوں۔»

وہی جملہ، وہی چہرہ۔ شاید یہی ڈیلیوری والے کو جھوٹے سے الگ کرتا ہے: ڈیلیوری والا پوچھنے والے کے حساب سے پیغام نہیں بدلتا۔ اس بار، البتہ، اس نے اپنے دونوں کھولے، نیلا اور ہرا، ایک کے بعد ایک، جیسے ڈیلیوری سلپ جانچتے ہیں۔ دونوں میں ایک ہی بات تھی: ہفتہ ۲۴، پانچ بجے۔ وقت کے بعد جگہ آتی تھی، اور وہاں ہر ایک نے اپنی بات لکھی تھی۔

اس نے مجھے یہ بغیر صفتوں کے بتایا۔ یہ اس کا مہربان ہونے کا طریقہ ہے۔



شام کو میں ایلیسا کی بیکری گیا، کیک کا آرڈر دینے۔ وہاں گرم پیڑی کی خوشبو تھی اور کسی میٹھی چیز کی جس کا نام مجھے نہیں آیا۔ اندر جاتے ہی، دروازے کی گھنٹی ابھی ہل رہی تھی، میں نے پیچھے باورچی خانے کا دروازہ بند ہونے کی آواز سنی: ایک ٹھوس دھپ، جیسی کولھے سے لگتی ہے۔ مجھے ہری ڈنگری کا ایک ٹکڑا نظر آیا۔

میں نے سوچا کوئی اور ڈنگری ہوگی۔ ہری ڈنگریاں عام ہیں؛ یہ رنگ کام کا ہے۔

*وہ میری تھی۔ ایلیسا نے مجھے باورچی خانے سے باہر نکالا۔ — خ.*

«ہفتے کے لیے لیموں کا ایک چھوٹا کیک،» میں نے ایلیسا سے کہا۔ «اوپر کچھ نہیں۔ چوبیس تاریخ، پانچ بجے، پیدل پل کے بنچ پر۔ یہ خولیتا کے لیے سرپرائز ہے۔»

ایک ہی دن میں یہ جملہ میں دوسری بار کہہ رہا تھا، اور اب یہ نعرہ لگنے لگا تھا۔

ایلیسا نے اسے اپنی گول لکھائی میں ایک کاغذ پر لکھا اور آرڈروں کے کارک بورڈ پر پن سے لگا دیا۔ وہاں پہلے سے ایک اور پرچی تھی، الٹی لگی ہوئی۔

«ہفتہ چوبیس کو پانچ بجے؟ اس وقت کے لیے میرے پاس پہلے سے ایک اور کیک ہے۔ کسی اور جگہ کے لیے۔»

«کس کا؟»

«راز ہے۔ تمہارے راز جیسا۔»

میں پنجوں کے بل اٹھا، جو میں تب کرتا ہوں جب مجھے کوئی ایسی چیز دیکھنی ہو جو میری نہیں اور جس سے آج تک کچھ نہیں ہوا۔ میں نے سوچا کسی اور کی ہوگی۔ اکتوبر میں بہت سے لوگوں کی سالگرہ ہوتی ہے۔ میں نے یہ

دھیمی آواز میں سوچا، سن کر دیکھنے کے لیے کہ کیسا لگتا ہے، اور اچھا لگا: مہینے میں اکتیس دن ہوتے ہیں، اور محلہ بڑا ہے۔

«تمہارا راز میرے پاس محفوظ ہے،» ایلیسا نے ایپرن سے ہاتھ پونچھتے ہوئے کہا۔ «اور دوسرے کا، اس کا۔ مگر میرے پاس ایک اوون ہے اور دو ہاتھ۔ ہفتے کو پانچ بجے، دونوں ہاتھ ایک ہی جگہ جائیں گے۔»

«اور دوسرا کیک؟»

«یہ تم لوگوں کو طے کرنا ہوگا، جنہوں نے انہیں آرڈر کیا ہے۔ میں کیک بناتی ہوں۔ پارٹیاں نہیں۔»

میں نے لکھا: «ایلیسا: ایک اوون، دو ہاتھ، ایک جگہ۔» عدد مجھے بالکل سمجھ آئے۔ «تم لوگوں» کو میں نے جانے دیا، جیسے کوئی اس بس کو جانے دیتا ہے جو تمہارے محلے نہیں جاتی۔

مجھ سے ایلیسا نے اگلے دن کہا۔ مجھے بھی «تم لوگوں» کی سمجھ نہیں آئی۔ — خ۔



جب میں دکان لوٹا تو ٹونیو نے بستہ کاؤنٹر پر الٹ دیا تھا اور لفافے رنگوں کے حساب سے لگا رہا تھا: ہرے ایک طرف، نیلے دوسری طرف، اسی احتیاط سے جس سے بانٹنے والی چیز لگائی جاتی ہے۔ ختم کر کے اس نے انہیں پھر گنا۔ پھر دوبارہ۔

«گُنی، کیا تم نے خولیتا سے پارٹی کی بات کی ہے؟»

«نہیں۔ یہ سرپرائز ہے۔»

«اچھا،» ٹونیو نے کہا۔ «‹برق› میں جس پارسل کے دو پتے ہوں وہ دکان سے باہر نہیں جاتا۔»

«کون سے دو پتے؟»

«یہ میں تمہیں نہیں بتا سکتا۔ مجھ سے کہا گیا ہے۔»

«برق» کے ہر چیز کے لیے قاعدے ہیں، اور ٹونیو جب بھی کوئی بتاتا ہے میں اسے مان لیتا ہوں، چاہے میرے لیے نیا ہو۔ یہ نیا تھا۔ میں نے اسے بغیر سمجھے لکھ لیا، پلان کے صفحے کے کونے میں، جہاں وہ باتیں آتی ہیں جو کہیں اور فٹ نہیں ہوتیں۔

ٹونیو نے ہر رنگ کی ایک دعوت اپنے بستے کی جیب میں رکھ لی۔

«یہ دونوں میرے ہیں،» اس نے کہا۔ «باقی پیر کو۔»

تب مارا، جو بغیر اسٹول کے ہر شیلف تک پہنچ جاتی ہیں حکم کی طاقت سے، اس بار نیلے اسٹول پر چڑھیں تاکہ اوپر کے شیلف سے دونوں ہاتھوں میں نمبر ۵ والا ڈبہ اتاریں: شیلف کے باقی سب ڈبوں جیسا، نہ بڑا نہ چھوٹا۔ اندر لکڑی کی کوئی چیز چٹاخ سے بولی۔ شیلف پر ایک صاف مستطیل رہ گیا، معمول کے سائز کا، جو چار خالی جگہوں میں اور جڑ گیا؛ دیوار کا بورڈ اب بھی کہتا رہا باقی ۱۶۔

«ایلیسا پانچ بجے آ رہی ہیں،» مارا نے کہا۔ «آخرکار۔»

*ایک جیب میں دو لفافے۔ دونوں کو ایک دوسرے کا پتا نہیں تھا۔ لفافوں کو، میرا مطلب ہے۔ — خ۔*

# ایک کہانی، چھ سائز

یہ کتاب چھ سائز میں، 3 سے 16 سال تک، اور 20 سے زیادہ زبانوں میں دستیاب ہے۔ XXS، XS، S، M اور L کہانی کو صفحہ بہ صفحہ، انہی تصویروں کے ساتھ اور ہر بار مزید باریکیوں کے ساتھ سناتے ہیں؛ XL ناول ہے: وہی کہانی، جس میں ہر اس بات کی جگہ ہے جو گُنی سوچتا تو ہے مگر کہتا نہیں۔

یورپی مشترکہ حوالہ جاتی فریم ورک کی سطحیں تقریبا یہ ہیں:
XXS, pre-A1 · XS, A1 · S, A2 · M, B1 · L, B2 · XL, B2–C1۔

*ہر ایک اپنے سائز میں۔ کیک وہی۔ — خ۔*

گھر والوں اور اساتذہ کے لیے

ہر باب کی مشق linguaula.com پر کریں (سائز L کی مشقوں کے ساتھ)